نحنُ انصارالله

جون2025ء، ذوالحجہ 1446ھ، احسان ء 1404ھش
www.nahnuansarullah.ca

نگران
عبدالحمید وڑائچ صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ
سہیل احمد ثاقب نائب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا

مینیجر
محمد موسیٰ قائد اشاعت مجلس انصاراللہ کینیڈا

مدیران
غلام مصباح بلوچ نائب صدر صفِ دوم مجلس انصاراللہ کینیڈا
ڈاکٹر حمید احمد مرزا۔ معتز القزق

معاونین،
کاشف بن ارشد نائب قائد اشاعت مجلس انصاراللہ کینیڈا ، مسعود احمد نائب قائد اشاعت مجلس انصاراللہ کینیڈا
نثار اے شمس ڈاکٹر محی الدین مرزا، ظفر ندیم، منصور چغتائی

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

نمبر1: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے

15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں

بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں

چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

نمبر2: استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ)

100 دفعہ روزانہ

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

نمبر3: رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورد اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 2024)

بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online)
رابطہ : editor@ansar.ca / ishaat@ansar.ca / Tel: 905-417-1800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

قال اللہ عزّ وجل — 1

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — 2

کلام المہدی علیہ السلام — 3

فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ — 4

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — 5

جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات
از فرمودات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ — 6

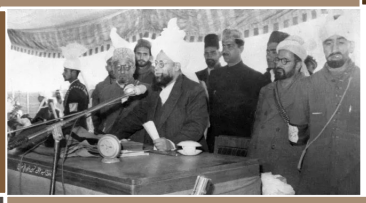

مبلغین اسلام احمدیت
حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ۔ مبلغ انگلستان / افریقہ — 8

رپورٹ تیسرا فضل عمر ٹی 20 کرکٹ ٹورنامنٹ — 13

زاویۃ العرب — 14

قال اللہ عزّ وجل

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۱۹۸

(البقرہ:198)

ترجمہ: حج (کے مہینے) (سب کے) جانے بوجھے ہوئے مہینے ہیں۔ پس جو شخص ان میں حج (کا ارادہ) پختہ کر لے (اسے یاد رہے کہ) حج (کے ایام) میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا (جائز) ہوگا اور نیکی (کا) جو (کام) بھی تم کرو گے اللہ (ضرور) اس (کی قدر) کو پہچان لے گا۔ اور زاد راہ (ساتھ) لو۔ اور (یاد رکھو کہ) بہتر زاد راہ تقویٰ ہے۔ اور اے عقل مندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔ (تفسیر صغیر)

تفسیر: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔ سیالکوٹ میں ایک عورت ایک درزی پر عاشق تھی اسے بہتیرا پکڑ کر رکھتے تھے وہ کپڑے پھاڑ کر چلی آتی تھی غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے نادان ہے وہ شخص جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔“

(الحکم جلد 6 نمبر 26 مورخہ 24 جولائی 1902 صفحہ 3)

”حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت اُن کو نہیں ملتی۔ قشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے اور پھر لزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جاوے تا کہ اُس کے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے۔“

(الحکم جلد 7 نمبر 10 مورخہ 17 مارچ 1903 صفحہ 4)

قال الرسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ إِنَّ أَمْوَالَكُمْ، وَدِمَاءَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مِرَارًا - قَالَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللهِ إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(مسند احمد بن حنبل، و من مسند بنی ھاشم، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب (2036)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیم نے حجتہ الو دواع کے موقعہ پر فرمایا اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ (عرفہ کا) قابلِ احترام دن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ (مکہ کا) قابلِ احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ (ذی الحجہ کا) قابلِ احترام مہینہ ہے۔ (اس سوال و جواب کے بعد) حضور ﷺ نے فرمایا کہ سنو! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابلِ احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابلِ احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضور نے اس بات کو کئی مرتبہ دہرایا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا؟ حضور نے هَلْ بَلَّغْتُ کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے۔ پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقعہ پر موجود نہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو (اور خونریزی کا ارتکاب کرنے لگو)۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 281)

کلام المہدی علیہ السلام

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے، اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر یک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی..... خدا بڑی دولت ہے، اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے، اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 546 تا 549)

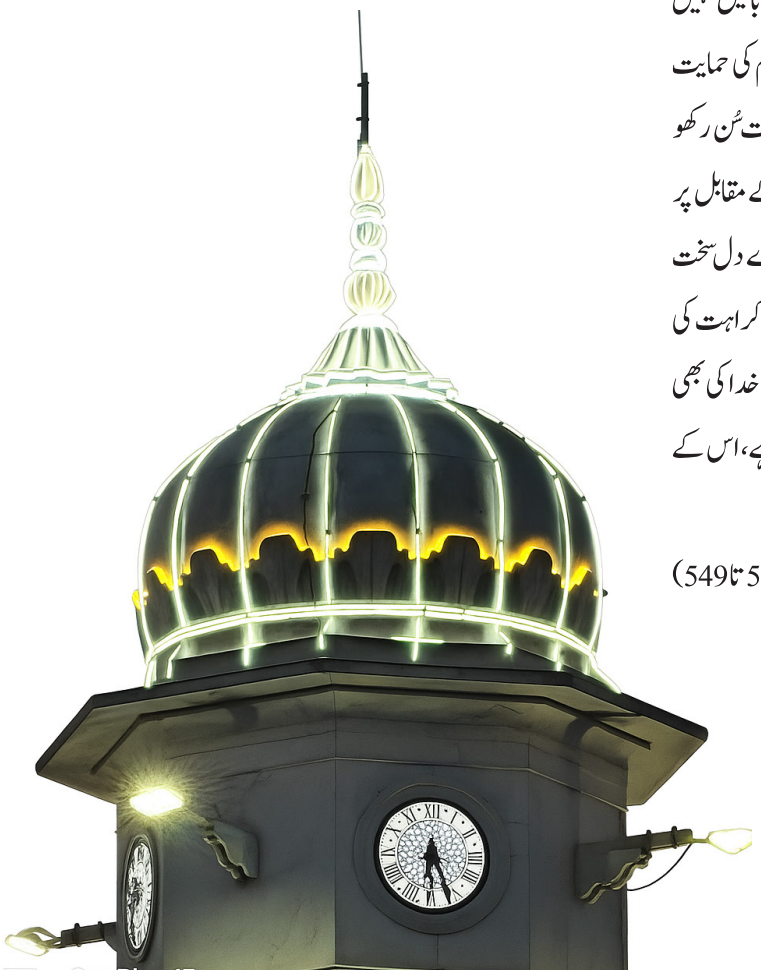

فارسی منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

چون زِمَن آید ثنائے سرورِ عالی تبار
عاجز از مَدحش زمین و آسمان و ہر دو دار
(مجھ سے اس عالی قدر سردار کی تعریف کس طرح ہو سکے جس کی مدح سے زمین و آسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں)

احمد ﷺ آخر زمان کو اولین را جائے فخر
آخرین را مقتدا ؤ ملجا ؤ کہف و حصار
(احمد آخر الزمانؐ جو پہلوں کے لیے فخر کی جگہ ہے اور پچھلوں کے لیے پیشوا، مقامِ پناہ، جائے حفاظت اور قلعہ ہے)

یا نبی اللہ، توئی خورشیدِ رہ ہائے ہُدٰی
بے تَونآرَد، رُو بِرَا ہے، عارفِ پرہیزگار
(اے نبی اللہ! تُو ہی ہدایت کے راستوں کا سورج ہے۔ تیرے بغیر کوئی عارف پرہیزگار ہدایت نہیں پا سکتا)

زندہ آن شخصے کہ نَوشد، جُرعہ از چشمہ ات
زیرک آن مردیکہ کرداست، اتباعت اختیار
(زندہ، وہی شخص ہے جو تیرے چشمے سے پانی کا گھونٹ پیتا ہے۔ عقلمند، وہی انسان ہے جس نے تیری پیروی اختیار کی)

عارفان را منتہائے معرفت، علمِ رُخَت
صادقان را منتہائے صدق، بر عشقت قرار
(عارفوں کی معرفت کا آخری نقطہ تیرے رُخ کا علم ہے۔ راستبازوں کے صدق کا آخری نقطہ تیرے عشق پر ثابت قدم رہنا ہے)

بے تو ہرگز، دولتِ عرفان، نمی یابد کسے
گرچہ میرد، درریاضت ہائے و جَہدِ بے شمار
(تیرے بغیر کوئی بھی عرفان کی دولت کو نہیں پا سکتا۔ اگرچہ وہ ریاضتیں اور جِدّوجہد کرتا مر جائے)

منکہ رہ بردم، بخوبی ہائے بے پایانِ تو
جان گُدازم بہر تو، گردیگرے خدمت گزار
(چونکہ مجھے تیری بے انتہا خوبیوں کا تجربہ ہے۔ اس لیے اگر کوئی دوسرا تیرا خدمت گزار ہے تو مَیں تیرے لیے جان دینے والا ہوں)

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 24,23)

کلام الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

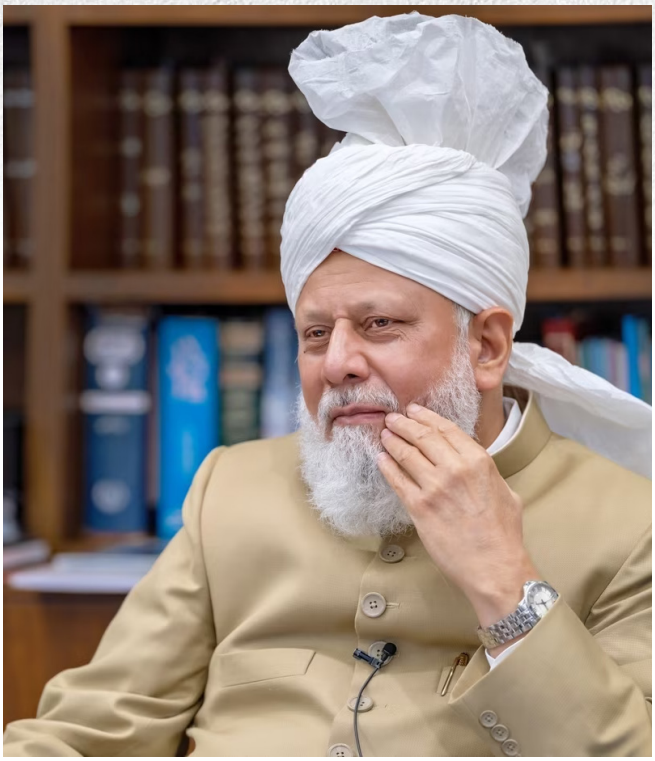

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ کی مدد کیا ہے۔ آجکل یہ کیا طریقہ ہے جس سے ہم اللہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد گولے چلانا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے توپوں اور بندوقوں سے جنگ کرنا ہے؟ نہیں، بلکہ آج انصار اللہ، اللہ کے مددگاروں کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور حسن سلوک کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں۔ ان کے گھروں سے ان کے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں، ان کے ماحول سے ان کے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں اٹھتی ہوں تبھی وہ پورے معاشرے میں اللہ کی مدد سے ان اعلیٰ معیاروں کی خوشبوئیں پھیلا سکتے ہیں۔ اللہ کو تو کسی بندے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ایک اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بندوں کو دے رہا ہے کہ تم میری تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اگر اس دنیا میں زندگی گزارو گے اور تم میری تعلیم کو دنیا میں پھیلاؤ گے تو اس طرح تم میرے دین کی مدد کر رہے ہو گے۔ اگر خاموشی سے بھی، زبان سے کچھ کیے بغیر بھی تمہارے عملی نمونہ سے کسی کی اصلاح ہوتی ہے اور اس وجہ سے دوسرے کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت بڑھ رہی ہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جو خاموشی سے بھی، کچھ کہے بغیر بھی انصار اللہ ہونے کا حق ادا کر رہے ہونگے۔ اللہ تو تمہیں محض اور محض اپنے فضل سے اپنے مددگاروں میں شمار کر رہا ہو گا کہ تم اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہو اور اس وجہ سے بعض سعید روحیں راہِ راست پر آ رہی ہیں، تمہارے نمونہ کو دیکھ کر سیدھے راستے پر آ رہی ہیں، ورنہ اللہ کو ہماری مدد کی کیا پرواہ ہے اور کیا ضرورت ہے۔ اس کو تو کوڑی کی بھی ضرورت نہیں ہماری ان مدد وں کی۔"

(اقتباس از خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے، مؤرخہ 26 ستمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن 6)

جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات
از فرمودات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(قیادت تربیت، مجلس انصار اللہ کینیڈا)

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اپنی جن رحمتوں اور برکتوں سے ہمیں نوازا ہے اُن میں سے ایک جلسہ سالانہ بھی ہے۔ پھر خلافت کے ذریعے اپنی اس رحمت کو پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب دنیا قریبًا ہر ملک میں جہاں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے، جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کا 47واں جلسہ سالانہ ان شاء اللہ امسال مورخہ 11 تا 13 جولائی انٹرنیشنل سنٹر مسی ساگا میں منعقد ہوگا۔ ہمیں ابھی سے اس کے لیے تیاری کرنی چاہیے اور اس میں شمولیت کو یقینی بنانا چاہیے۔

ذیل میں جلسہ سالانہ کی اہمیت کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں:

سالانہ جلسہ سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے

سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے"۔

(خطباتِ محمود جلد 12 صفحہ 195)

کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے

"آپ لوگوں میں سے کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں آنا معمولی بات ہے اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے، کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہوسکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سایہ میں تمام دنیا آرام پائے گی۔ تمہارے قلوب وہ زمین ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔ اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا کے وعدوں کو نہیں سنتی تو وہ بہری ہے۔ مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سنا اور ان کو پورے ہوتے دیکھا۔ تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی خواہ براہِ راست کی، خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے جس سے آئندہ نئی نسلیں چلیں گی۔ تم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اس کی رحمت کی بارش برسے گی۔ تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے ساتھ ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا نہ آخرت میں۔"

(انوار العلوم۔ جلد 12 صفحہ 548)

یہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے

"یہ جلسہ جیسا کہ میں پہلے بھی متعدد بار بیان کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ قادیان وہ مقام ہے کہ ایک دن اس طرف کوئی رُخ بھی نہیں کرتا تھا۔ کئی لوگ اِس قسم کے تھے جو قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سُن کر بڑی بڑی دُور سے قادیان پہنچنے کی خواہش سے روانہ ہوتے تھے مگر بٹالہ یا امرتسر پہنچ کر واپس ہو جاتے تھے کیونکہ انہیں بتایا جاتا تھا کہ قادیان میں بہت بڑا دجّالی فتنہ ہے۔ کئی آدمی ہماری جماعت میں آج بھی ایسے موجود ہیں جو کفِ افسوس مَل رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کیوں نہ آئے وہ بٹالہ یا امرتسر سے محض

اس لئے لَوٹ گئے کہ دشمنوں نے ان سے بعض ایسی باتیں کہیں جنہیں سن کر انہوں نے قادیان آنا پسند نہ کیا۔ اگر وہ اُس وقت پہنچ جاتے تو صحابہ میں داخل ہو جاتے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر احمدیت میں تو داخل کر دیا مگر صحابیت سے محروم رہ گئے۔...پس یہ بھی ایک نشان ہے جو جلسہ کے دنوں میں نظر آتا ہے کہ لوگ اتنی کثیر تعداد میں یہاں جمع ہوتے ہیں جس کا کبھی وہم و گمان بھی نہ ہوسکتا تھا اور پھر یہ نشان بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہیں جاہل سمجھا جاتا تھا اس چشمہ سے اِس شوق سے پیتے ہیں کہ دوسری قوموں کے پیاسے بھی اس طرح نہیں پی سکتے۔

قادیان کے رہنے والوں کو خدا تعالیٰ نے اس دار کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے جس کی برکت کے لئے وہ لوگوں کو جمع کر کے یہاں لاتا ہے۔ پس یہاں کی جماعت کے احباب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اِس آنے والے دن کے لئے تیاری کریں۔ مکانوں والے مہمانوں کے لئے اپنے مکان دیں اور اس کے علاوہ اپنے اجسام اور اوقات بھی خدمت کے لئے پیش کریں۔ اور جو منتظمین ہیں انہیں میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے متواتر کہا ہے کارکنوں کو کام سے پہلے مشق کرائیں۔“

(خطباتِ محمود جلد 12 صفحہ 509 تا 513)

لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کریں

”میں ایک طرف تو جماعت کے دوستوں اور سلسلہ کے اخباروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور اپنے عمل سے خدا کے فضل کے وارث بنیں تا خدا تعالیٰ دکھاوے کہ دشمنی اور کینہ رکھنے والے لوگ سلسلہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ دوسری بات ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے زیادہ آدمی جلسہ پر آئیں گے اتنا ہی خرچ زیادہ ہو گا۔ اس لئے قادیان کے لوگوں کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ جلسہ پر آئیں ان کے اخراجات کا انتظام کریں۔ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ کہ دُور دُور سے تیرے پاس تحائف آئیں گے اور دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ آنے والوں کو خدا تعالیٰ نے پیچھے رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے تھے کہ یہ اس لئے رکھا ہے کہ مہمان کے لئے سامان پہلے مہیا ہونا ضروری ہوتا ہے۔“

(خطباتِ محمود جلد 11 صفحہ 248)

جلسہ کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ تعلقات کا پیدا ہونا ہے۔

”دنیا کا تمام کارخانہ تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ اگر تعاون نہ ہو تو تمام کارخانہ بگڑ جاتا ہے اور تعاون کا بہترین ذریعہ آپس کے تعلقات ہیں جو جلسہ کی تقریب پر بھی پیدا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے۔

ہوتے ہیں۔ جلسہ کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ تعلقات کا پیدا ہونا ہے۔ ان کے ذریعہ سے تعاون اور ترقی کی صورتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ گویا سال بھر کے لئے ترقی کا راستہ کھل جاتا ہے۔ جلسہ کی وجہ سے ہر سال نئے آدمیوں سے واقفیت ہوتی ہے اور تعلقات قائم ہوتے ہیں اور اس طرح سلسلہ کی ترقی کے لئے وہ مدد اور سہولتیں میسر ہوجاتی ہیں جو اس کے بغیر بہت سے خرچ کرنے سے بھی میسر نہیں ہوسکتیں۔ لوگ تو تعلقات قائم کرنے کے لئے خود سفر کرتے اور دوسروں کے پاس پہنچتے ہیں لیکن یہاں تو اللہ تعالیٰ خود ہمارے گھر پر لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لاتا ہے اور بیٹھے بٹھائے ہمیں دوستوں کے حالات سے واقفیت بہم پہنچتی ہے اور تعلقات کے ذریعے ہمارے لئے کام کرنے کے رستے کھل جاتے ہیں اور کاموں میں سہولتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔“

(خطباتِ محمود جلد 10 صفحہ 288-287)

ابھی مسلمانوں میں دینی روح زندہ ہے

”پس جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جانے سے جماعت کا وقار بڑھتا ہے۔ ہجوم کو دیکھنے سے لوگوں کے دلوں پر اثر پڑتا ہے۔ اگر وہاں ایک ایک احمدی پھر رہا ہو تو اُس کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس لیے کہ ہندوستان میں مسلمان تو پائے جاتے ہیں۔ اس لیے وہاں کے ہندوؤں اور سکھوں کے لیے وہ کوئی عجیب چیز نہیں ہوں گے، وہ سمجھیں گے کہ ایک مسلمان پھر رہا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر سینکڑوں احمدیوں کا قادیان جانا اور سات سات آٹھ آٹھ لاریوں کا اکٹھا وہاں پہنچنا اُنہیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ابھی مسلمانوں میں دینی روح زندہ ہے اور احمدیوں کو اپنے مقدس مقام سے محبت ہے۔ پھر یہ بات اُن لوگوں کے دلوں میں بھی تعلق کا احساس پیدا کر دیتی ہے....“

(خطباتِ محمود جلد 36 صفحہ 272)

مبلغین اسلام احمدیت

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ۔ مبلغ انگلستان / افریقہ

(غلام مصباح بلوچ۔ نائب صدر صف دوم)

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ سلسلہ احمدیہ کے اولین مجاہدین میں سے تھے۔ یورپ اور افریقہ کے علاوہ ہندوستان کے بھی متعدد علاقوں میں تبلیغ اسلام احمدیت میں نمایاں کام کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر مغربی افریقہ پہنچے اور پہلا تبلیغی مشن قائم کرتے ہوئے ہزاروں سعید روحوں کو داخل احمدیت کیا۔

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ 1883ء میں ضلع جالندھر میں موضع پھگواڑہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔حصول تعلیم کے بعد ریاست کپورتھلہ میں سکول ٹیچر کے طور پر ملازمت کی۔یہیں آپ کو حضرت اقدس علیہ السلام کے متعلق علم ہوا اور تحقیق و مطالعہ کے بعد 1901ء میں قادیان حاضر ہوکر بیعت کا شرف پایا۔ ستمبر 1906ء میں قادیان آگئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں استاد مقرر ہوئے اور کئی سال تک یہ خدمت سرانجام دی۔ خلافت ثانیہ کے آغاز میں کچھ عرصہ تک حضرت مصلح موعودؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1919ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو تبلیغ اسلام کے لیے انگلستان جانے کا ارشاد فرمایا چنانچہ آپ 15/جولائی 1919ء کو حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ کی معیت میں قادیان سے روانہ ہوئے اور حضورؓ خود قریبًا دو میل تک وداع کرنے کے لیے باہر آئے۔ (الفضل 19/جولائی 1919ء صفحہ 1) آپ بذریعہ ٹرین بمبئی گئے اور وہاں سے پھر آگے S. China نامی بحری جہاز پر انگلستان کا سفر اختیار کیا۔ٹرین کے سفر کی روداد میں آپ لکھتے ہیں: ”گاڑی میں“ کھانے کی گاڑی“ بھی ہے اور مکرمی چودھری صاحب نے مناسب سمجھا ہے کہ مجھے انگریزی طور پر کھانے کا پہلا سبق دیں چنانچہ میں نے یہ سبق جہاز کی تیاری کے لیے قدرے وقت کے ساتھ یاد کرلیا ہے اور چُھری کانٹے کے ساتھ تھوڑی مشق کر لی ہے۔تجربہ کار ساتھی خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔“ (الفضل 20/ستمبر 1919ء صفحہ 11) آپ کی سفر انگلستان کی یہ روداد اخبار الفضل میں ”نیّر کا سفرنامہ“ کے عنوان سے چار اقساط میں شائع شدہ ہے۔

انگلستان میں آپ نے تبلیغی خدمات کو نہایت عمدگی سے سرانجام دیا، اسی طرح نومبائعین کی تعلیم و تربیت کا بھی خیال رکھا۔ انگلستان میں ان مساعی کے متعلق آپ کی رپورٹ اخبار الفضل میں ”لنڈنی چٹھی“ کے عنوان سے شائع ہوتی رہیں۔ چونکہ انگلستان میں تبلیغ احمدیت کے متعلق پیغامیوں کی طرف سے ایک خاص پروپیگنڈا کیا جارہا تھا اس لحاظ سے بھی آپ اپنی رپورٹوں میں اس کا عملی جواب دیتے چنانچہ ایک جگہ اپنی ایک رپورٹ میں آپ لکھتے ہیں: ”وہ لوگ جو احمدیہ مشن کی کوششوں کو سرسبز ہوتا دیکھنا نہیں چاہتے اور ”جماعت احمدیہ“ کو ایک ”ناقابل ذکر فرقہ“ کے نام اور حقارت آمیز لہجہ سے یاد کرتے ہیں، ان کو معلوم ہو کہ سرزمین انگلستان میں وہ بیج جسے مسیح موعود کے نام پر لگایا گیا تھا، ثمرور درخت بن رہا ہے اور وہ ہاتھ جس نے رؤیا میں سفید پرندے پکڑے تھے، حقیقتًا سعید انگریز وجودوں کو گرفتار اخلاص و محبت کر رہا ہے....“

(الفضل 12/فروری 1920ء صفحہ 2)

انگلستان میں تبلیغی کوششوں کے بفضلہٖ تعالیٰ حوصلہ افزا نتائج دیکھ کر ایک مرتبہ آپ نے لکھا:

”پیارے احمدؑ! سیدنا مسیح موعود!..... تیرے آنے سے مُردوں میں جان پڑی۔تو نے زمینی آسمانی بنادیے۔ تیرا جسم خاکی گو قادیان کی مقدس زمین میں مدفون ہے مگر بے جانوں کو جان دینے والے اور بے نشان کا نشان دکھانے والے مقدس مہدی! تو مشرق و مغرب

میں قلوب کی زمینیں تسخیر کر رہا ہے .... اور اے اللہ کے فرستادہ رسول! تیرے پیغام کو پہنچانے والے خدام محسوس کر رہے ہیں کہ صداقت قلوب تک پہنچ رہی ہے اور ابن مریم کے پرستار اپنی جگہ سے ہل رہے ہیں .... مبارک ہے تو، مبارک ہے تیرا خلیفہ اور ہاں خوش قسمت ہیں تیرے سپاہی جنہیں لکڑی کی تلواروں کے ساتھ ابوجہل کا سر کاٹنے کا یقین ہے اور جو تیرے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لیے ہر ممکن موقعہ سے کام لے کر تیری آمد کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اس میں آسمانی تائید بھی ملاحظہ کر رہے ہیں.....“

(الفضل 16/ ستمبر 1920ء صفحہ 1)

لندن میں احمدیہ مسجد کے لیے زمین کی خرید کا مرحلہ بھی آپ کے ہوتے ہوئے عمل میں آیا اور آپ نے اپنے ”نامہ لنڈن“ مضمون میں اس کے متعلق خوشخبری دیتے ہوئے لکھا:

”احباب کرام! مژدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ”مسجد احمدیہ لنڈن“ کے لیے زمین خرید لی گئی .... خرید کردہ قطعہ زمین میں علاوہ سکنی مکان کے ایک ایکڑ سے کچھ زائد رقبہ میں ثمرور درختوں کا باغ ہے جس کے اندر ان شاء اللہ مسجد تعمیر ہو گی....“ (الفضل 20/ ستمبر 1920ء صفحہ 2)

لندن میں تبلیغ اسلام کے علاوہ آپ نے ملت اسلامیہ کے حق میں بھی بھرپور آواز اٹھائی۔ 18/ فروری 1924ء کو Westminster میں واقع Caxton Hall میں J. C. French نے ”Continuity in Indian Art“ کے عنوان پر اپنا مقالہ پڑھا، اس مقالے میں اُس نے مغلیہ دور کو ”تباہ کن“ قرار دیا۔ بعد میں مقالے پر بحث کے دورانیے میں آپ نے غیرت ملّی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صاحبِ مقالہ کے اس بیان کو خلاف حقیقت قرار دیتے ہوئے ہندوستان میں مغلوں کی خدمات کا تذکرہ کیا چنانچہ لکھا ہے:

“The Maulvie Abdur Rahim Nayyar, Imam (Ahmadia Movement in England) speaking as a Muslim missionary and friend of England, observed that the Lecturer had used the phrase “destructive flood of Muhammadan invasion”, and the like words, and had thus ignored the large amount of constructive work done by Muslims in India. He wished to point out that Moghuls whose contribution to Indian art had been rightly acknowledged and praised by the Lecturer were Muhammadans; and the late Sister Neviditta had once enumerated 150 blessings of Muhammadan rule to India.”

(The Asiatic Review,London, April 1924 page 270)

ISLAMIC GATHERING.—The Chief Oluwa of Nigeria bidding farewell at the Mosque, East Putney, to Moulvie Abdur Rohim Nayyar, who is going to West Africa on an Islamic meeting.—(*Daily Mirror* photograph.)

(لندن کے اخبار Daily Mirror میں چھپی آپ کی ایک تصویر، جس میں نائیجیریا کے ایک چیف آپ کو الوداع کر رہے ہیں۔ حضرت چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ بھی ساتھ کھڑے ہیں۔
(Daily Mirror, London, England, Mon, Feb 7, 1921 page 8

انہی ایام میں حضرت مصلح موعودؓ نے محترم مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی کو مغربی افریقہ میں بھی دار التبلیغ کھولنے کے لیے جانے کا ارشاد فرمایا جنہوں نے براستہ لندن افریقہ جانا تھا لیکن ان کے لندن پہنچنے پر حضرت صاحبؓ نے حضرت نیر صاحبؓ کو ان کی جگہ مغربی افریقہ جانے کا ارشاد فرمایا چنانچہ آپ نے لندن مشن کا چارج محترم مولوی مبارک علی صاحب کو دے کر افریقہ کی تیاری شروع کی، اس سلسلے میں آپ ایک جگہ لکھتے ہیں:

”میں ان شاء اللہ حسب ارشاد امام واجب الاحترام و الاطاعت پیشوائے جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کی طرف لورپول سے 9/ فروری 1921ء کو جہاز ایبنسی (Abinsi) کے ذریعہ روانہ ہوں گا۔ میرے سامنے بہت بڑا کام ہے اور میں ضعیف اور چھوٹا سا آدمی ہوں۔ غیر مبائعین نے اپنا وہاں لٹریچر بھیجا ہوا ہے، غیر احمدیوں کے خطوط جا چکے ہیں۔ مسیحی ہر طرح اسلام کا کام تمام کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس قدر دشمنوں کے مقابل میں جہاں تک اسباب کا تعلق ہے لکڑی کی تلوار کے ساتھ جا رہا ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ مسیح موعودؑ کی غلامی کے باعث اس سے دشمن کا سر کاٹ سکوں گا۔ مجھے یقین واثق ہے

کہ فتح ہماری ہے.... مجھے ہندوستان کی خبریں اور قادیان کے اخبارات دو ماہ بعد ملا کریں گے اس لیے روحانی تعلق کی تارہائے برقی کے توسّط سے مجھے پیغام پہنچاتے رہیں....“

(الفضل 27/ جنوری 1921ء صفحہ 8)

آپ کی افریقہ روانگی کی خبریں یہاں کینیڈا میں بھی شائع ہوئیں، مونٹریال کے اخبار The Gazette نے پٹنی میں جماعت احمدیہ کے نئے مشن کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

“..... During the afternoon a farewell speech was made by Moulvie Abdur-Rahim Nayyar, who is going on an Islamic mission in West Africa .....”

(The Gazette, Montreal, QB, Mon, Feb 28, 1921 page 16)

آپ 19/ فروری 1921ء کو مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون پہنچے جہاں مقامی اقوام کے سرداروں نے آپ کا پُر تپاک استقبال کیا۔ سیرالیون میں آپ نے مختلف مجالس میں مسلمان اور عیسائیوں کو مسیح پاک کی آمد کی خبر دی اور سوالات کے جوابات دیے۔ اسی طرح سرکاری حکام سے بھی ملاقات کی۔ سیرالیون میں لوگ آپ کو مسلم بشپ کے نام سے پکارنے لگے۔ (الفضل 18/ اپریل 1921ء) سیرالیون میں مختصر قیام کے بعد آپ گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے۔ غانا میں بھی مسیحی مشنریز کی یلغار تھی اور خود چیف مہدی بھی مسلمانوں کے مستقبل کے متعلق فکرمند تھے۔ آپ نے چیف مہدی کو تسلی دی اور فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے تمہاری دستگیری کی اور اس جماعت کی طرف سے مبلغ آیا جو زندہ اسلام پیش کرتی ہے.... پس تم کو مبارک ہو کہ خدا نے تمہاری مدد کی۔ اب ان شاء اللہ فینٹی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا کام احمدی جماعت کرے گی۔“ (الفضل 19/ مئی 1921ء صفحہ 4) سالٹ پانڈ کے علاوہ آپ نے چیف کی خواہش پر اکرافول کا بھی دورہ کیا اور آپ کی تقریر کے نتیجے میں فینٹی قوم کے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 8/ اپریل کو آپ نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچے اور پبلک لیکچروں کا باقاعدہ سلسلہ شروع کر دیا جس سے سعید روحیں احمدیت کی طرف دوڑنے لگیں۔ یہیں سے آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دس ہزار بیعتوں کی خوشخبری کا مندرجہ ذیل تار دیا:

Khalifatul Masih, Qadian, Batala.

Recovered. Accept ten thousands Bai’at. Nayyer.

(الفضل 20/ جون 1921ء صفحہ 1)

لیگوس میں آپ چار مہینے ٹھہرے اور دن رات دیوانہ وار مصروف تبلیغ رہے۔ لیگوس کے ایک قبائلی بادشاہ کو تبلیغ اسلام کا احوال بیان کرتے ہوئے آپ بیان کرتے ہیں:

”میں نے کہا، کنگ الیکو! رؤساء دربار! مَیں ایک غریب خادم اسلام ہوں۔ لوگ بادشاہوں کو نذریں پیش کرتے ہیں، میں بھی وہ چیز پیش کرنے آیا ہوں جو دنیا کی تمام چیزوں سے قیمتی ہے اور یہی ایک چیز ہے جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے، یہی ایک تحفہ ہے جو میں 17 ہزار میل سے لایا ہوں۔ یہ سیدنا مہدی و مسیح موعود کا پیغام ہے.... آؤ اس نور کو دل میں داخل کرو جو اِس زمانہ میں آسمان سے اترا ہے اور صدق دل سے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر اسلام میں داخل ہو جاؤ....“

(الفضل 22/ ستمبر 1921ء صفحہ 3)

افریقہ جیسے پس ماندہ علاقے میں جہاں نہ کوئی عزیز اور نہ کوئی دوست اور نہ ہی کوئی جاننے والا، اس طرح تبلیغ احمدیت کے لیے پھرنا یقیناً مشکل امر تھا اور پھر بنیادی سہولیات کا فقدان اس مشکل میں اور بھی اضافہ کے باعث تھا لیکن آپ نے ان سب مشکلات کے باوجود تبلیغ دین کا کام جاری رکھا اور اس میں کوئی کمی نہ آنے دی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل کامیابی سمیٹی۔ آپ کی ایک رپورٹ میں افریقہ کی مشکلات کا نقشہ یوں ملتا ہے:

”برادران! جو گرمی میں برف اور شربت پی کر پیاس بجھاتے ہیں، ان سے کہہ دیں کہ یہاں احمدی مبلغ کو کنویں کا پانی بھی میسر نہیں آتا اور اُسے بعض دفعہ پیاس بجھانے کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں اور جو گھوڑوں بگھیوں، موٹروں اور بیل گاڑیوں پر پھرتے ہیں، ان سے کہہ دیں کہ یہاں داعیٔ اسلام کو گھنے جنگلوں میں سے پیدل گزرنا پڑتا ہے۔ وہ جو دودھ گھی وغیرہ سے تیار شدہ مٹھائیاں استعمال کرتے ہیں، ان کو بتلائیں کہ خادمِ احمد کے لیے یہاں یہ چیزیں خواب ہیں۔ کیوں؟ محض اللہ کی خاطر، اس کے رسول کی خاطر، حفاظت اسلام کی خاطر۔ پس مبارک ہے وہ جو اس مسافر سرگرداں دیس بدیس در بدر پھرنے والے فقیر اور ادنیٰ مجاہد کی صدا پر لبیک کہے اور اس بڑے کام میں جو احمدی جماعت کے سامنے ہے میرا مددگار ہو....“

(الفضل 9/ جون 1921ء صفحہ 4)

بہرکیف لیگوس کے بعد آپ پھر اگست 1921ء میں واپس غانا آ گئے اور سالٹ پانڈ شہر میں ایک مکان کرایہ پر لے کر مشن ہاؤس قائم کیا اور ایک مبلغین کلاس کا اجراء کیا جس میں عربی زبان میں قرآن و حدیث، فقہ اور عقائد احمدیہ کی تعلیم دینے لگے۔ آپ نے غانا کے طول و عرض میں ایک لمبا دورہ کیا اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بعد ازاں غانا جماعت

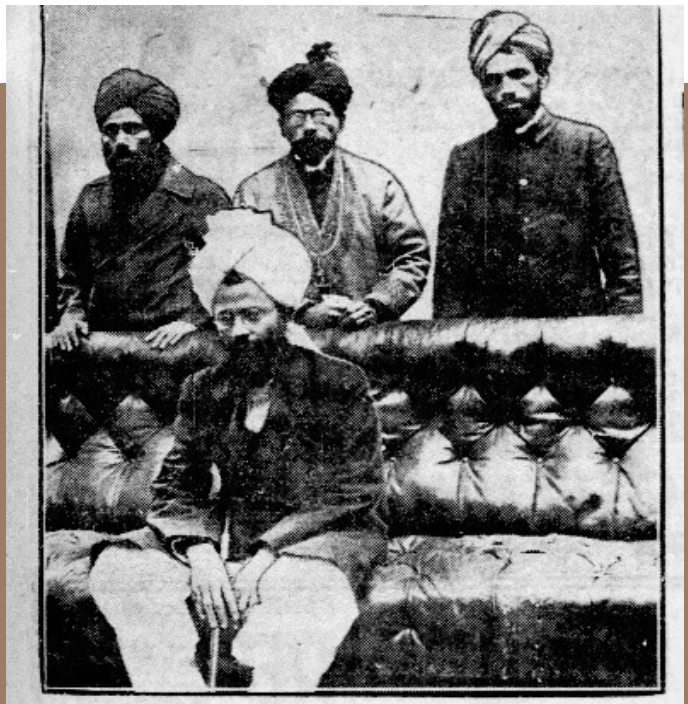

The Khalifat al Massiah, head of the Ahmadiyya movement in Islam, is one of the striking figures at the conference on "some living religions in the British Empire," which is in sesson in London. He employs thirteen secretaries.

(The Toronto Star, Toronto, Canada, Wed, Oct 8, 1924 page 19)

When Khalifa-ul-Massiah II. arrived i nLondon from India with his 12 secretaries their first act was to stop in busy Victoria station and pray. Khalifa-ul-Messiah II. is in the centre of the group above and has a a cain on his arm.

(The Winnipeg Tribune, Winnipeg, MB, Sat, Nov 1, 1924 page 2)

کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ان میں عہدیدار مقرر کیے اور خود دوبارہ دسمبر 1921ء میں نائیجیریا کے شہر لیگوس آ گئے اور تبلیغی مشن قائم کیا۔ اس دوران حضورؓ نے محترم مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب کو احمدیہ مشن میں معاونت کے لیے افریقہ روانہ فرمایا جو براستہ لندن پہلے لیگوس پہنچے اور آپ سے معلومات لے کر مئی 1922ء میں سالٹ پانڈ پہنچ گئے۔مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب بیان کرتے ہیں: ''لیگوس میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر نے مجھے بچوں سے زیادہ عزیز رکھا اور ان کی یہ شفقت برابر یہاں بھی جاری ہے اور مجھ سے زیادہ میری ان کو فکر ہے۔'' (الفضل 14/ ستمبر 1922ء صفحہ 2) آپ نے لیگوس کے علاوہ نائیجیریا کے دیگر علاقوں کا بھی دورہ کیا اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ شمالی نائیجیریا کے شہر زاریہ کے امیر اور کانو کے امیر دونوں تک بھی احمدیت کی صدا پہنچائی۔ستمبر 1922ء میں لیگوس میں مدرسہ تعلیم الاسلام جاری کیا اور ارد گرد کے علاقوں میں مقامی احمدیوں کے وفود بھجوائے۔شمالی نائیجیریا کے دورے سے واپس آنے کے بعد آپ قریبًا چار مہینے تک بیمار رہے اور گورنمنٹ ہسپتال میں داخل کیے گئے اور ڈاکٹری ہدایت کے مطابق تبدیل آب و ہوا کے لیے 21/ جنوری 1923ء کو لنڈن بھجوا دیے گئے۔

مغربی افریقہ میں آپ نے بڑی جدو جہد اور جانفشانی سے کام کیا اور تھوڑے سے عرصہ میں سیرالیون، غانا اور نائیجیریا کا تھکا دینے والا سفر کر کے احمدیت کا بیج بویا۔ لاریب آپ نے مغربی افریقہ کے لیے اپنے آپ کو ''نیّر احمدیت'' ثابت کیا۔

لندن واپس آنے کے بعد آپ کو دوبارہ مشن کا انچارج بنا دیا گیا۔ آپ کے اس دور کا خاص واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا سفر انگلستان ہے جب حضورؓ 1924ء میں اپنے رفقاء کے ساتھ لندن تشریف لائے اور کانفرنس میں شرکت کے علاوہ مسجد فضل لندن کی بھی بنیاد رکھی۔ آپ نے اس تاریخی موقع پر انتظامات کرنے کی خاص خدمت کی توفیق پائی۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس سفر یورپ کی عالمی اخبارات میں بھی اشاعت ہوئی۔ یہاں کینیڈا کے اخبارات نے بھی تصاویر شائع کیں۔ دو تصاویر ذیل میں دی جاتی ہیں جن میں حضرت مولوی نیّر صاحبؓ بھی ساتھ واضح نظر آ رہے ہیں:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لندن سے واپسی کے وقت حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ کو انگلستان مشن کی ذمہ داری سونپی اور آپ کو قادیان چلنے کا ارشاد فرمایا۔ اس طرح آپ کو پانچ سال بیرون از ہندوستان تبلیغ اسلام کی خدمت کی توفیق ملی۔

ہندوستان واپس آنے کے بعد بھی آپ کو اندرون ہندوستان مختلف مقامات کے دورے کرنے اور پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا، خاص طور حیدر آباد دکن اور بمبئی وغیرہ علاقوں

میں احمدیت کی منادی کی۔ میدان عمل میں کام کرنے کی آپ کی حکمت عملی کے متعلق حضرت مولانا نذیر علی صاحب بیان کرتے ہیں:

”نیر صاحبؓ مرحوم نے مجھ سے .... ذکر کیا کہ میں نے مغربی افریقہ میں بطور مبلغ اسلام جو سبق اور تجارب حاصل کیے ہیں ان کا خلاصہ چند مثالی لفظوں میں آپ کو بتاتا ہوں جنہیں میں نے Seven Pees of Nayyar کا عنوان دیا ہے۔ بطور مبلغ ان پر عمل کرنا میں نے بہت کارآمد اور نتیجہ خیز پایا ہے....

(1) Prayers یعنی نماز بروقت باقاعدہ پابندی اور توجہ سے اور باوقار طور پر پانچ وقت باجماعت ادا کرنا....

(2) Preaching یعنی تبلیغ کرنا۔ دراصل مبلغ کا اصل کام اور مقصد ہی پیغام حق دوسروں تک پہنچانا اور انہیں صراطِ مستقیم سے آشنا کرنا ہے جس کے لیے وقت اور مقام کی کوئی قید نہیں....

(3) Piety یعنی نیکی، پرہیزگاری اور تقویٰ شعاری....

(4) Press یعنی.... پریس کے نمائندوں، اخبارات کے ایڈیٹروں، ملک کے مصنّفوں اور علم دوست شخصیتوں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے افسران اور کارکنوں سے دوستانہ مراسم رکھنا.....

(5) Passport....جائز مکمل اور اَپ ٹو ڈیٹ پاسپورٹ موجود ہونا نہایت ضروری ہے....

(6) Police....لوکل پولیس سے تعارف اور دوستانہ مراسم رکھنا....اور ان کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور نیک نمونے سے متأثر رکھنا ضروری ہے۔

(7) Postmaster۔ اسی طرح لوکل پوسٹ ماسٹر سے بھی تعارف اور دوستانہ راہ و رسم رکھنا مبلغ کو اپنے فرائض کا ایک حصہ خیال کرنا چاہیے تا کہ اس کی ڈاک وغیرہ کے بارے میں کوئی شبہ نہ کیا جاسکے اور ڈاک محفوظ بھی رہے۔

(بحوالہ روح پرور یادیں مرتبہ مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب صفحہ 28، 29۔ طباعت اول)

آپ نے 7/ ستمبر 1948ء کو گوجرانوالہ میں وفات پائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپ کے ذکر خیر کے ساتھ آپ کی اہلیہ اولیٰ حضرت سیدہ عائشہ بانو صاحبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت سید عزیز الرحمٰن بریلوی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی بے جا نہ ہوگا جنہوں نے آپ کے میدان عمل میں ہونے کے دوران نہایت صبر و استقلال اور ایثار سے یہ وقت گزارا، آپ اپنی بیوی کے متعلق خود بیان کرتے ہیں: ”.....میرے چھ سال تبلیغ کے لیے ہندوستان سے باہر رہنے پر صبر و استقلال کے ساتھ زندگی بسر کی.... اور سچ تو یہ ہے کہ میری خدمت تبلیغ میں اس نیک باوفا بیوی کا بہت حصہ تھا۔“

(الفضل 9/ مئی 1933ء صفحہ 10)

اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَارْفَعْ دَرَجَاتِہٖ۔

دائیں سے بائیں۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ۔ نورالحق صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ قادیان ۱۹۴۷ء

(حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ساتھ آپ کی ایک یادگار تصویر)

حضرت الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ کی وفات

افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ کل بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۴۸ء ساڑھے سات بجے صبح سلسلہ کے دیرینہ خادم اور مغربی افریقہ کے سب سے پہلے مبلغ حضرت الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر طویل علالت کے بعد گوجرانوالہ میں اس دارفانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت نیر صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور عرصہ دراز تک بیرونی ممالک میں ایک کامیاب مبلغ کی حیثیت سے کام کرتے رہے تھے۔ بالخصوص مغربی افریقہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے ماتحت پہلا تبلیغی مشن آپ نے ہی قائم کیا۔ اس میں بھی آپ کو تبلیغ حقہ کے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے نیجیریا اور غانا کی جماعتوں کی خدمات سلسلہ بجا لانے کی بھی آپ کو توفیق بخشی۔ ہمیں اس موقعہ میں حضرت نیر صاحب کی اہلیہ محترمہ اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بہت بہت بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ تیسرا فضل عمر ٹی 20 کرکٹ ٹورنامنٹ

مجلس انصار اللہ کینیڈا

اللہ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ کینیڈا نے تیسرا فضل عمر ٹی 20 کرکٹ ٹورنامنٹ 16 مئی 2025ء سے 18 مئی 2025ء تک منعقد کیا۔ ٹورنامنٹ کنگ سٹی کرکٹ گراؤنڈز میں منعقد ہوا جس میں 12 ٹیموں نے حصہ لیا جن میں سے 8 ٹیمیں غیر جماعتی ارکان پر مشتمل تھیں۔ 4 ٹیموں نے سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔ فائنل میچ کرکٹ کینیڈا اماسٹرز کونسل۔ پرپل اور انصار اللہ کینیڈا کے درمیان کھیلا گیا۔ کرکٹ کینیڈا اماسٹرز کونسل۔ پرپل نے اس ٹورنامنٹ کی فاتح قرار پائی۔

نائب امیر کینیڈا مکرم سہیل مبارک احمد شرما صاحب نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ قائد صاحب ذہانت وصحت جسمانی نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تعارف کروایا۔

نائب امیر صاحب نے اسپانسرز میں تختیاں تقسیم کیں اور شکریہ ادا کیا۔

ٹورنامنٹ کو یوٹیوب پر براہ راست نشر کیا گیا اور اسے 900 سے زائد بار دیکھا گیا۔

اس کے علاوہ ٹورنامنٹ سے پہلے اور اس کے دوران باقاعدگی سے سوشل میڈیا اپ ڈیٹس بھیجی گئیں۔

حاضرین کے فائدے کے لئے تبلیغی سٹالز کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو جسمانی فوائد کے ساتھ ساتھ شرکاء کے لیے روحانی طور پر بھی فائدہ مند بنائے۔ آمین

زاوية العرب

آية قرآنية "مساوئ يجب اجتنابها في الحج"

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ.

(البقرة:198)

حديث شريف "فضائل الحج المبرور"

{حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: "مَنْ حَجَّ لِلَّهِ، فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ}

(صحيح البخاري، كتاب الحج)

من فتاوى المسيح الموعود عليه السلام

موانع الحج:

قال عليه السلام: ان عدم وجود الزاد ليس مانعا وحيدا في الحج بل هناك امور اخرى كثيرة تشكل عذرا حقيقيا عند الله لعدم اداء فريضة الحج. منها اعتلال الصحة، ومنها عدم الأمن في الطريق او في مكة نفسها. يقول الله تعالى: {مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا} ... يقول الله تعالى بأن عليكم ان تجتنبوا مواضع الفتنة ... لم يحجّ النبي عليه السلام في ايام الفتنة قط. ويثبت من الحديث والقرآن الكريم ان اجتنبوا الذهاب الى مواضع الفتنة ... ان اجتناب المرء مواضع الفتن من سنة الأنبياء عليهم السلام. يقول الله تعالى: {وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ}. الحج مشروط بشروط، وهناك امر قاطع لاجتناب الفتنة والتهلكة وليس معه اي شرط.

(ايام الصلح، الخزائن الروحانية، المجلد 41، ص 514-614)

من كلام الامام عليه السلام "التكاليف الشرعية"

"

التكاليف في سبيل الدين نوعان:

التكاليف الشرعية: مثل الصلاة والصيام والحج والزكاة. فالانسان يضطر لترك عمله للصلاة، ويضر بتجارته ويذهب الى المسجد، وفي الشتاء ينهض في الهزيع الأخير من الليل. وفي شهر رمضان يتحمل الجوع والعطش، وفي الحج يتحمل مشاق السفر، وفي حال اداء الزكاة يسلّم امواله للآخرين. فكل هذه تكاليف شرعية وتجلب الثواب للانسان وتقدّم خطواته الى الله تعالى.

ولكن أُعطي الانسان مع ذلك فسحة العمل فيجد فيها سبيلا لراحته؛ مثلا يسخن الماء في ايام الشتاء، وان كان غير قادر على الصلاة قائما يصلي جالسا، وفي رمضان يتسحَّر ملء بطنه، بل هناك بعض الناس الذين ينفقون في شهر الصيام اكثر من الأيام العادية. اذًا، فان الانسان يجد سببا للراحة في كل هذه التكاليف الشرعية لذلك لا يتطهر بالكامل ولا يستطيع ان يعبر منازل السلوك سريعا.

اما التكاليف السماوية: التي تنزل من السماء فلا خيار فيها للانسان ولا مندوحة له من تحمّلها. لذا فانه ينال قرب الله تعالى بواسطتها

"

(تفسير سورة البقرة)

في رحاب التفسير: (من التفسير الكبير لحضرة الحاج مرزا بشير الدين محمود احمد رضى الله عنه، الخليفة الثاني للمسيح الموعود عليه السلام)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (البقرة:091)

شرح الكلمات:

الأَهِلَّة: جمع هلال، قيل يسمى هلال لليلتين او ثلاث او الى سبع (الأقرب).

المواقيت: جمع ميقات، وهو الوقت، وقيل الوقت المضروب للشيء، والموعد الذي جعل له وقت. وقد يستعار للموضع الذي جعل وقتا للشيء (الأقرب).

التفسير:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ: لما راى الصحابة ان الله تعالى يتقرب منهم في رمضان ويستجيب لدعائهم بكثرة ..اشتاقت قلوبهم لسؤال النبي ﷺ عن باقي الشهور، ليتمتعوا ببركاتها ايضا. فيقول الله: انهم يسألونك عن الأهلة.

قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ: فقل لهم: هي مواقيت للناس، اي هي وسيلة ليعرف الناس بها الوقت. بمعنى ان الشهور القمرية لم تتحد بدورة القمر لأن لكل منها علاقة بأمر من امور الشرع، انما ارتبطت بالقمر ليعرف الناس موعد امر او عمل في المستقبل او في الماضي، واشار بقوله (للناس) الى ان عامة الناس يمكن ان ينتفعوا بالشهور القمرية، اما الحساب الذي يتأسس على دوران الشمس فانما ينتفع به اهل العلم دون العامة.

وقال (والحجِّ) .. اي هناك فائدة اخرى للشهور القمرية اذ لها علاقة بالحج، فبما ان فريضة الحج تؤدّى في شهر قمري معين، وفي كل مرة يتغير موعده فهذا يمكّن ذوي الطبائع والبلاد المختلفة حارة او باردة .. ان يشتركوا في هذه العبادة بحسب طبائعهم واحوالهم. ولو فُرض اداء الحج في شهر شمسي لتقيدت هذه العبادة بشهر واحد من السنة ولاشتَحال على العديد من الناس اداؤه، ولكن ربط عبادة الحج بشهر قمري يجعل موسمه يحل في مختلف فصول السنة مما يتيح للناس السفر الى بيت الله حسب احوالهم ليتمتعوا من بركات الحج.

ويجب الا يُظن من قوله (قل هي مواقيت للناس) ان الاسلام يعتبر ان القمر وحده وسيلة لتحديد الوقت، لأن القرآن الكريم ذكر في آيات اخرى ان الشمس ايضا وسيلة لمعرفة الوقت وتقديره، فقال: (هو الذي جعل الشمس ضياء والقمر نورا وقدّره منازلَ لتعلموا عددَ السنينَ والحسابَ) (يونس:6). ومعنى (ضياء) ان ضوءها ذاتي غير مكتسب، ومعنى (نورا) ان القمر يكتسب ضوءه من الشمس. وقال ايضا: (فالِقُ الاصباح وجعل الليل سكنا والشمس والقمر حسبانا. ذلك تقدير العزيز العليم) (الانعام: 79) .. فذكر بقوله (حسبانا) ان الشمس والقمر وسيلتان للحساب. وقال: (الشمس والقمر بحسبان) (الرحمان: 6). اي ان الشمس والقمر يعملان وفق حساب ونظام، وحركتهما تابعة لقانون معين. ثم قال (والنجم والشجر يسجدان) (الرحمان: 7). ونتيجة لهذا القانون المحدد فان نبات الأرض واشجارها تتبع دورة الشمس والقمر في نموها واثمارها، وتتأثر بتأثيراتها.

يتبين من هذه الآيات ان للشمس والقمر علاقة بالتواريخ والحساب ولولاهما لم تظهر هذه العلوم، ولم يمكن تقدير السنين والأيام .. ذلك لأن تقدير الشيء ومعرفة المسافة بين شيئين يتطلب وجود نقطة ثابتة. فمثلا رجال المساحة عندما يقيسون المسافة فيقولون ان الأرض الفلانية تبعد كذا مترا عن بئر كذا او شجرة كذا.

فمعرفة المسافة غير ممكنة بدون نقطة لبداية القياس. لذلك نقول لولا الشمس والقمر ما استطاع الناس قياس السنين والأيام.

وقد ربط الاسلام مواقيت عبادته بكل من الشمس والقمر. فمثلا ربط بالشمس مواعيد الصلاة وبداية الصوم ونهايته. ولكن العبادات التي ترتبط بشهر خاص فهي تابعة للقمر، فاختار الشهور القمرية لرمضان وايام الحج لكي تمضي هاتان العبادتان برحلة على مدار السنة، فيجد كل مؤمن شرفا وسعادة ان الله تعالى مكّنه من عبادته في كل جزء من السنة. فصيام رمضان ترتبط مواقيته بالشهور القمرية، ويُكمل رحلته على مدار السنين في ثلاث وثلاثين سنة، وهكذا يهل رمضان احيانا في يناير او في فبراير او سائر شهور السنة الشمسية .. ليرجع مرة اخرى الى يناير بعد 33 سنة، وهكذا يكون المؤمن قد صام في كل يوم من ايام السنة وهي 563. ولكن لو كان الصيام مرتبطا بالسنة الشمسية، وكان في شهر يناير مثلا لجاء كل عام في نفس الشهر، ولم تتسع هذه العبادة. فلتوسيع رقعة عبادة الصوم، ولكي يستطيع كل الانسان قضاء كل لحظة من السنة في عبادة الله رُبطت بشهر قمري. ولكن فيما يتعلق ببداية السنة ونهايتها فان العقل الانساني يطمئن الى الشمس اكثر.

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا: يقال ان العرب في الجاهلية كانوا اذا احرم احدهم للحج ثم مسته الحاجة لدخول بيت لم يدخله من الباب. وانما تسلق الجدار من الخلف ودخله (البخاري، التفسير).

وقد يكون نزول هذه الآية نهيا عن هذا الأمر، ولكنني ارى انه لم يسبق الآية ذِكر دخول البيوت من ظهورها .. فلا تعني هذا المعنى الظاهري، وانما المراد منها انه لانجاز اي عمل هناك اسلوب محدد فاختاروه واتبعوه والا لن تفلحوا في مرامكم.

وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى: كان السؤال من قبل اننا تحملنا المشقة في رمضان وتقربنا الى الله، والآن دُلّنا على طرق اذا اتبعناها في شهور اخرى تمَكَّنا من قمع النفس. فقال الله: صحيح ان نيتكم سليمة وطيبة، ولكن تَذَكروا ان الانسان لا يصل الى الله بتحمل المشقة الزائدة، وانما الوسيلة الحقيقية للرقي الروحاني هي اتباع طرق عيَّنها الله لذلك. فاذا فعلتم هذا تمتعتم بقرب الله، واذا لم تفعلوه فمثلكم كمثل خادم يدعوه سيده فيتأخر، واذا سأله: لماذا تأخرت؟ يجيب: لم آت من الباب وانما تسلقت الجدار، وهذا ما اخرني! فهل تظنون ان سيده يفرح بجوابه ويجازيه ويرفع مكانته، ويقول له: لقد ارهقت نفسك في تسلق الجدار لأجلي .. لذلك ارفع مكانتك؟

فليس من البر ان يتكبد الانسان المشقة عبثا، ويبتدع طرقا تضيع وقته وتبدد قواه، وانما البر ان يلبي نداء الله ويختار الطرق التي حددها له في الشرع. لو حاولتم الوصول اليَّ بالطرق التي بينتها لكم فسوف تصلون اليَّ، اما اذا سلكتم سبلا اخرى فسوف تبذلون جهودا اكثر، وتتحملون مشقة اكبر، ومع ذلك لن تصلوا اليّ. فبعض الهندوس يعلّقون انفسهم من الأقدام لمدة طويلة، وبعضهم يرفعون ايديهم حتى تجف. ولكن هذا لا يكسبهم رضوان الله تعالى. وعلى النقيض يقوم المسلمون بعبادات تقل مشقة عن افعال الهندوس كثيرا، ومع ذلك يفوزون برضوان الله.

وللأسف ان المسلمين في زمن الفَيْج الأعوج ايضا حمّلوا انفسهم مشقات شديدة، وسلكوا طرقا خاطئة، واخترعوا من عند انفسهم انواع الاعتكافات، وابتدعوا عشرات الأذكار، ولو انهم -بدلا من تحمل المشقة الشديدة- عملوا بما امر الله به في القرآن من تعاليم .. لقطعوا من منازل القرب الالهي في ايام ما لم يستطيعوا قطعها في سنين. لقد مات نتيجة لهذه المشقات الكثير منهم بأمراض كالسُّلّ والحمى، واصيب العديد بالجنون والصرع.

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا: وبين الله في قوله (واتوا البيوت من ابوابها) ان الانسان انما ينال الفلاح والنجاح بالدخول من الأبواب. وان لم تفعلوا ذلك وتسلقتم الجدران فلن تفلحوا ابدا. فمثلا في ايام الحرب .. لو لم تتدربوا على استخدام السلاح، ولم تتعلموا فنون القتال، وخرجتم للقاء العدو متهورين طائشين فلن تفوزوا، ولكن لو كان بيدك سلاح، ولو بسيط، او تعلمت استخدام العصا لنفعت القوم، فلا بد اذن للنجاح من اخذ الأسباب واتباع الطرق التي حددها الله لذلك.

وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ: ثم يقول (واتقوا الله) ليشير الى ان التساهل في اخذ الذرائع والأسباب يُعتبر انتهاكا لقانون الله ونظامه، فاتقوا الله واتبعوا فقط الطرق التي وضعها الله لنيْل اي شيء، ولا تتبعوا طرقًا جديدة من عند انفسكم. مثلا، الصوم في الشهر الصيام حسنة عظيمة، لكن لو قاس الانسان على ذلك، وبدا يصوم في شهر آخر ثلاثين يوما، وظن انه سوف يُرضي ربه بهذا .. فمثله كمثل الذي لا يدخل من الباب، بل يتسلق الجدار، ويقول انظروا: كيف تحمَّلتُ المشاق لوصولي اليك! لن يمدح الناس مثل هذا الانسان وانما يلومونه ويذمون ما فعل.